بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عقیدہ عذاب القبر – مرنے کے بعد انسان کی روح کے ساتھ ہونے والا معاملہ

قسط نمبر 2

معزز قارئین، السلام علیکم

یہ عقیدہ عذاب القبر کے سلسلے کی دوسری قسط ہے۔ اِس سیریز میں ہم کوشش کررہے ہیں کہ اسلام کے ایک انتہائی اہم اور بنیادی عقیدے یعنی عقیدہ عذاب القبر کو قرآن اور احادیث صحیحہ کی روشنی میں سمجھ سکیں، تاکہ اِس حوالے سے امت کے اندر جو وسیع پیمانے پر اختلاف پایا جاتا ہے، اُس کا سدباب ممکن ہو سکے اور ہم درست عقیدے کا تعین بھی کرسکیں۔

پچھلی قسط میں ہم نے قرآن واحادیث صحیحہ کی روشنی میں یہ دیکھا تھا کہ انسان کے مرنے کے فوراً بعد ہی اُس کی آخرت کی زندگی کا آغاز ہو جاتا ہے، یعنی دنیا میں آخری لمحہ آخرت کا پہلا لمحہ ہوتا ہے۔ یہی ہمیں ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے الفاظ سے معلوم ہوا جو انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت کا منظر بتاتے ہوئے کہے تھے۔

ہم نے قرآن واحادیث صحیحہ کی روشنی میں یہ بھی جانا تھا کہ عذاب القبر بھی انسان کی روح قبض کرتے ہی شروع ہو جاتا ہے اور یہ کہ عذاب القبر بھی عذاب الآخرۃ ہی کا ایک حصہ ہے۔

اب دوسرا انتہائی اہم سوال یہ ہے کہ

مرنے کے فوراً بعد آخرت کی زندگی شروع ہوتے ہی انسان کی روح کے ساتھ کیا معاملہ پیش آتا ہے۔

آج کی اِس قسط میں ان شاء اللہ العزیز ہم قرآن واحادیث صحیحہ کی روشنی میں یہ جاننے کی کوشش کریں گے۔

قرآن المجید۔۔۔ سورہ یٰس میں ایک مرد مومن کا ذکر کیا گیا ہے جسے صاحب یاسین کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔۔۔ کہ جب ایک قوم کی جانب اللہ تعالیٰ نے دو رسول بھیجے اور پھر تیسرے کے ذریعے انہیں تقویت بخشی گئی، اور انہوں نے اپنی قوم کے سامنے یہ بات رکھی کہ ہم اللہ تعالیٰ کی جانب سے بھیجے گئے رسول ہیں اور ہمارا کام صرف اللہ رب العالمین کی کھلی دعوت تم تک پہنچا دینا ہے۔ مگر بدنصیب قوم نے اُن کی بشریت کو بنیاد بنا

کر اُن کو جھٹلا دیا۔ بہر حال، اِسی اثناء میں یہ صاحب یاسین شہر کی ایک دوسرے کنارے سے بھاگتا ہوا آیا۔۔۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ یٰس میں بتایا کہ:

﴿وَجَاءَ مِنْ أَقْصَى الْمَدِينَةِ رَجُلٌ يَسْعَى قَالَ يَا قَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِينَ○ اتَّبِعُوا مَنْ لَا يَسْأَلُكُمْ أَجْرًا وَهُمْ مُهْتَدُونَ○ وَمَا لِيَ لَا أَعْبُدُ الَّذِي فَطَرَنِي وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ○ أَأَتَّخِذُ مِنْ دُونِهِ آلِهَةً إِنْ يُرِدْنِ الرَّحْمَنُ بِضُرٍّ لَا تُغْنِ عَنِّي شَفَاعَتُهُمْ شَيْئًا وَلَا يُنْقِذُونِ○ إِنِّي إِذًا لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ○ إِنِّي آمَنْتُ بِرَبِّكُمْ فَاسْمَعُونِ○﴾ [یس: 20-25]

«اور شہر کے پرلے کنارے سے ایک آدمی دوڑتا ہوا آیا کہنے لگا کہ اے میری قوم پیغمبروں کے پیچھے چلو۔ ایسوں کے جو تم سے صلہ نہیں مانگتے اور وہ سیدھے رستے پر ہیں۔ اور مجھے کیا ہے میں اس کی پرستش نہ کروں جس نے مجھے پیدا کیا اور اسی کی طرف تم کو لوٹ کر جانا ہے۔ کیا میں ان کو چھوڑ کر اوروں کو معبود بناؤں؟ اگر اللہ میرے حق میں نقصان کرنا چاہے تو ان کی سفارش مجھے کچھ بھی فائدہ نہ دے سکے اور نہ وہ مجھ کو چھڑا ہی سکیں۔ تب تو میں صریح گمراہی میں مبتلا ہوں گا۔ میں تمہارے پروردگار پر ایمان لایا ہوں سو میری بات سن رکھو۔»

یہ بات سننے کے بعد اُس کی قوم نے اُسے شہید کر دیا، تو اُس کے فوراً بعد کیا ہوا؟ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿قِيلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ قَالَ يَا لَيْتَ قَوْمِي يَعْلَمُونَ ٢٦ بِمَا غَفَرَ لِي رَبِّي وَجَعَلَنِي مِنَ الْمُكْرَمِينَ ٢٧﴾ [یس: 26-27]

"اس سے کہا گیا داخل ہو جا جنت میں، کہنے لگا کاش میری قوم کو معلوم ہو جائے کہ اللہ نے مجھے بخش دیا اور عزت داروں میں شامل کر دیا"

یعنی مرنے کے فوراً ہی بعد جنت میں داخل کر دیا گیا
اور وہاں جا کر اپنی قوم کے لئے بھی فکر مند ہے کہ کاش انہیں معلوم ہو جائے کہ میرے پروردگار نے میرا کیا انجام کیا ہے اور کس طرح میری پذیرائی کی گئی ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت کیا ماجرا پیش آیا؟

عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ يَتَغَشَّاهُ فَقَالَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَام وَا كَرْبَ أَبَاهُ فَقَالَ لَهَا لَيْسَ عَلَى أَبِيكِ كَرْبٌ بَعْدَ الْيَوْمِ فَلَمَّا مَاتَ قَالَتْ يَا أَبَتَاهُ أَجَابَ رَبًّا دَعَاهُ يَا أَبَتَاهُ مَنْ جَنَّةُ الْفِرْدَوْسِ مَأْوَاهُ يَا أَبَتَاهُ إِلَى جِبْرِيلَ نَنْعَاهُ فَلَمَّا دُفِنَ قَالَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَام يَا أَنَسُ أَطَابَتْ أَنْفُسُكُمْ أَنْ تَحْثُوا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التُّرَابَ

”انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مرض کی شدت کی وجہ سے بیہوش ہو گئے۔ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہنے لگیں، افسوس میرے والد کو کتنی تکلیف ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آج کے بعد نہیں ہو گی۔ پھر جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی تو فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا اے ابا جان آپ اپنے رب کے پاس اس کے بلاوے پر چلے گئے۔ اے ابا جان آپ جنت الفردوس میں اپنے مقام پر چلے گئے۔ ہم جبریل کو آپ کی وفات کی خبر سناتے ہیں۔ اور جب تدفین ہو گئی تو انہوں نے کہا اے انس تم نے کیسے گوارا کر لیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مٹی میں چھپا دو۔“

(صحیح البخاری: کتاب المغازی، بَابُ مَرَضِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَفَاتِهِ)

اب آپ دیکھ لیجیے کہ اس حدیث میں کس قدر وضاحت موجود ہے کہ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت ابھی یہ بات اتنی تازہ ہے کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا یہ سمجھ رہی ہیں کہ ابھی تو جبریل علیہ السلام کو بھی اس بات کی خبر نہیں ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ وفات پا گئے،

البتہ ان کا عقیدہ ان کے الفاظ سے بالکل واضح ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی وفات کے فوراً ہی بعد جنت الفردوس میں اپنے مقام پر چلے گئے۔

بنی اسرائیل کے دو اشخاص کا واقعہ

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ بْنِ سُفْيَانَ، أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ ثَابِتٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي ضَمْضَمُ بْنُ جَوْسٍ، قَالَ:

قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

" كَانَ رَجُلَانِ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ مُتَوَاخِيَيْنِ، فَكَانَ أَحَدُهُمَا يُذْنِبُ، وَالْآخَرُ مُجْتَهِدٌ فِي الْعِبَادَةِ، فَكَانَ لَا يَزَالُ الْمُجْتَهِدُ يَرَى الْآخَرَ عَلَى الذَّنْبِ فَيَقُولُ: أَقْصِرْ، فَوَجَدَهُ يَوْمًا عَلَى ذَنْبٍ فَقَالَ لَهُ: أَقْصِرْ، فَقَالَ: خَلِّنِي وَرَبِّي أَبُعِثْتَ عَلَيَّ رَقِيبًا؟ فَقَالَ: وَاللَّهِ لَا يَغْفِرُ اللَّهُ لَكَ، أَوْ لَا يُدْخِلُكَ اللَّهُ الْجَنَّةَ، فَقَبَضَ أَرْوَاحَهُمَا، فَاجْتَمَعَا عِنْدَ رَبِّ الْعَالَمِينَ فَقَالَ لِهَذَا الْمُجْتَهِدِ: أَكُنْتَ بِي عَالِمًا، أَوْ كُنْتَ عَلَى مَا فِي يَدِي قَادِرًا؟ وَقَالَ لِلْمُذْنِبِ: اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِي، وَقَالَ لِلْآخَرِ: اذْهَبُوا بِهِ إِلَى النَّارِ " قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ أَوْبَقَتْ دُنْيَاهُ وَآخِرَتَهُ

”ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ بنی اسرائیل میں دو آدمی ایک دوسرے کے لگے (برابر) کے تھے۔ ان دونوں میں سے ایک تو گناہ گار تھا اور دوسرا عبادت میں کوشش کرنے والا تھا۔ عبادت کی جدوجہد میں لگے رہنے والا ہمیشہ دوسرے کو گناہ کرتا ہی دیکھتا تھا اور اسے کہتا تھا کہ ان گناہوں سے رک جا۔ ایک روز اس نے اسے کوئی گناہ کرتے ہوئے پایا تو اس سے کہا کہ اس گناہ سے رک جا تو گناہ گار نے کہا کہ مجھے میرے رب کے ساتھ چھوڑ دے۔ کیا تو مجھ پر نگران بنا کر بھیجا گیا ہے؟ اس نے کہا کہ اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ تیری مغفرت نہیں کریں

گے یا کہا کہ اللہ تجھے جنت میں داخل نہیں کرے گا پھر ان دونوں کی روحیں قبض کی گئیں تو دونوں کی روحیں رب العالمین کے سامنے جمع ہوئیں تو اللہ نے عابد سے فرمایا کہ کیا تو اس چیز پر جو میرے قبضہ قدرت میں ہے قادر ہے؟ اور گناہ گار سے فرمایا کہ جا جنت میں داخل ہو جا میری رحمت کی بدولت اور دوسرے (عابد) کے لئے فرمایا کہ اسے جہنم کی طرف لے جاؤ، ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اس عابد نے ایسا کلمہ کہہ دیا جس نے اس کی دنیا و آخرت دونوں تباہ کر دیں۔"

(سنن ابی داوٗد، کتاب الادب،بَابٌ فِي النَّهْيِ عَنِ الْبَغْيِ؛ حكم الألباني: صحيح)

اس حدیث مبارکہ سے بھی ہمیں یہ عقیدہ موصول ہوا کہ

سب سے پہلے تو روح قبض ہوتے ہی دنیا قبر میں نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کی گئی (اور اس بات سے تو ہم بخوبی واقف ہی ہیں کہ اللہ تعالیٰ عرش پر مستوی ہیں)

دوسری بات یہ کہ دونوں سے مکالمہ کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے انہیں جزا یا سزا کے لیے جنت اور جہنم میں داخلے کا حکم صادر فرمادیا اور یہ جزا اور سزا ہر گز دنیاوی گڑھے میں نہیں ہوئی۔

یہ موضوع ابھی جاری ہے اور ان شاء اگلی پوسٹ نمبر 3 میں اس کا بقیہ حصہ بیان کیا جائے گا۔

قوم نوح کو ڈبونا اور پھر آگ میں داخل کر دینا

﴿مِّمَّا خَطِيٓـَٔـٰتِهِمْ أُغْرِقُوا۟ فَأُدْخِلُوا۟ نَارًا فَلَمْ يَجِدُوا۟ لَهُم مِّن دُونِ ٱللَّهِ أَنصَارًا﴾ [نوح: 25]

"(نوحؑ کی قوم والے) اپنی خطاؤں کی بناء پر ڈبو دیے گے اور آگ میں داخل کر دیے گے تو انھوں نے اللہ کے علاوہ کسی کو اپنا مددگار نہ پایا۔"

یہاں اِس آیت سے بھی یہی بات آشکار ہوئی کہ قوم نوح کو دنیا میں عذاب کے ذریعے ڈبو کر مارا گیا اور پھر فوراً انہیں آگ یعنی جہنم میں داخل کر دیا گیا۔ اُن کے مردہ جسم تو یہاں ہی موجود تھے، اور انہیں چار کاندھوں پر لے جا کر دنیاوی قبر دفنانے والا بھی کوئی نہ تھا، کہ جن کے قبر میں دفنا کر واپس جانے کے بعد مردہ اُن کی قدموں کی چاپ سنتا اور پھر دنیاوی قبر میں بیٹھ کر فرشتوں کے سوالات کے جوابات دیے جاتے۔

لیکن اِس سب کے باوجود وہ بھی مرنے کے فوراً بعد ہی جہنم میں داخل کر دیے گئے اور وہی ان کا عذاب القبر تھا۔

نوح اور لوط علیہما السلام کی بیویوں کا عذاب

﴿ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا لِلَّذِينَ كَفَرُوا امْرَأَتَ نُوحٍ وَامْرَأَتَ لُوطٍ كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ فَخَانَتَاهُمَا فَلَمْ يُغْنِيَا عَنْهُمَا مِنَ اللَّهِ شَيْئًا وَقِيلَ ادْخُلَا النَّارَ مَعَ الدَّاخِلِينَ ۝١٠﴾ [التحریم: 10]

”اور اللہ مثال دیتا ہے کافروں کو نوحؑ و لوطؑ کی بیویوں کی، دونوں ہمارے نیک بندوں کے گھروں میں تھیں۔ دونوں نے خیانت کی تو وہ انکے کام نہ آئے اور انھیں حکم دیا گیا کہ داخل ہو جاؤ آگ میں داخل ہونے والوں کے ساتھ۔“

سو یہاں بھی یہ بات معلوم ہوئی کہ دیگر تمام منکرین حق کی طرح نوح و لوط علیہا السلام کی ازاوج بھی مرنے کے بعد جہنم میں داخل کر دگئی تھیں۔

عمرو بن لحی الخزاعی کو عذاب القبر دیا جانا

رَأَيْتُ جَهَنَّمَ يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا وَرَأَيْتُ عَمْرًا يَجُرُّ قُصْبَهُ وَهْوَ أَوَّلُ مَنْ سَيَّبَ السَّوَائِبَ

”میں نے جہنم کو دیکھا کہ اسکا ایک حصہ دوسرے کو برباد کر رہا تھا اور اس میں عمرو بن لحی کو دیکھا وہ اپنی آنتیں کھینچ رہا تھا، اور وہ پہلا شخص تھا جس نے عرب میں بتوں کے نام پر جانور چھوڑنے کی رسم رائج کی تھی۔“

(بخاری، کتاب التفسیر ، بَابُ {مَا جَعَلَ اللَّهُ مِنْ بَحِيرَةٍ وَلاَ سَائِبَةٍ، وَلاَ وَصِيلَةٍ وَلاَ حَامٍ})

ابو ثمامۃ کو عذاب القبر دیا جانا

وَرَأَيْتُ أَبَا ثُمَامَةَ عَمْرَو بْنَ مَالِكٍ يَجُرُّ قُصْبَهُ فِي النَّارِ

”اور میں نے دیکھا ابو ثمامۃ کو جہنم میں اپنی آنتیں کھینچ رہا تھا۔“

(مسلم ، کتاب الکسوف ، بَابُ مَا عُرِضَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاةِ الْكُسُوفِ مِنْ أَمْرِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ)

بلی کو باندھے رکھنے پر عذاب القبر

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «عُذِّبَتِ امْرَأَةٌ فِي هِرَّةٍ حَبَسَتْهَا حَتَّى مَاتَتْ جُوعًا، فَدَخَلَتْ فِيهَا النَّارَ» قَالَ: فَقَالَ: وَاللَّهُ أَعْلَمُ: «لاَ أَنْتِ أَطْعَمْتِهَا وَلاَ سَقَيْتِهَا حِينَ حَبَسْتِيهَا، وَلاَ أَنْتِ أَرْسَلْتِهَا، فَأَكَلَتْ مِنْ خَشَاشِ الأَرْضِ»

”ایک عورت جہنم میں داخل کر دی گئی اس وجہ سے کہ اس نے بلی کو باندھ کے رکھا ہوا تھا نہ اسکو کھانے کیلئے کچھ دیا اور نہ ہی اسکو کھلا چھوڑا کہ وہ کیڑے وغیرہ کھا لیتی یہاں تک کہ وہ مر گئی۔“

(بخاری، کتاب المساقاۃ ، بَابُ فَضْلِ سَقْيِ المَاءِ)

قرآن واحادیث صحیحہ سے پیش کردہ ان دلائل وبراہین سے یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ مرنے بعد جزا وسزا کا مقام جنت وجہنم میں ہے۔ اس کے علاوہ بھی قرآن وحدیث میں اس بارے میں کافی دلائل موجود ہیں جو ان شاء اللہ العزیز کہ ہر آنے والی قسط میں آپ کے سامنے پیش کیے جاتے ہیں گے، المختصر یہ کہ قرآن وصحیح احادیث سے یہی معلوم ہوتا ہے مرنے بعد جزا وسزا کا مقام دراصل دنیاوی گڑھے میں نہیں جو بہت ہی کم انسانوں کو نصیب ہوتا ہے، بلکہ جنت وجہنم میں ہے۔

ان شاء اللہ العزیز، اگلی قسط میں ہم قرآن واحادیث صحیحہ میں مذکور دلائل کی روشنی میں اِس بات کو زیر بحث لائیں گے کہ ’وفات کے بعد انسانی جسم کا کیا ہوتا ہے؟‘

(جاری ہے)